REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۷ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ شہادت ۱۳۴۱ھش | ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل بھی حضور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

خلا میں سفر کرنیوالے دنیا کے سب سے پہلے انسان میجر یوری گاگرین کی لائبیریا میں آمد

میجر یوری گاگرین سے مبلغ لائبیریا کی ملاقات اور اسلامی کتب کی پیشکش

منروویا (بذریعہ ڈاک) سب سے پہلے روسی انسان جنہوں نے خلا میں سفر کیا پانچ روز کے دورہ پر ماہ جنوری میں لائبیریا آئے۔ ان کی آمد پر اہل منروویا نے بہت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ میجر یوری گاگرین کی پارٹی آٹھ افراد پر مشتمل تھی۔ اس وفد کے اعزاز میں شہر میں مختلف تقاریب منعقد کی گئیں — اپنے عرصہ قیام میں میجر یوری اور ان کے ساتھیوں نے تقریباً سارے ملک کا دورہ کیا۔ ربڑ کی فصلوں کا معائنہ کیا اور اسی طرح یہاں سے نکلنے والے لوہے کی کانوں کو بھی دیکھا۔ ان کی روانگی سے ایک روز قبل مہمانوں کے اعزاز میں ایک فٹ بال میچ کا بھی انتظام کیا گیا۔

محکمہ اطلاعات نے پریس کانفرنس کا بھی انتظام کیا جس میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مقیم لائبیریا نے بھی شمولیت اختیار کی۔ کانفرنس میں تقریباً ۳۵ اخباری نمائندے موجود تھے۔ میجر یوری نے بتایا کہ جب وہ خلا میں تھے تو انہیں زمین کے تمام مختلف خطے بالکل صاف دکھائی دیتے تھے اور وہ بآسانی پتہ چلا لیتے تھے کہ اب وہ کس خطہ سے گذر رہے ہیں۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمیں سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے کہ زمین گول ہے۔ آپ کا کیا تجربہ ہے اس پر میجر یوری نے کہا کہ فی الواقعہ ہماری زمین گول ہے۔ اکثر نمائندگان نے سوال کیا کہ کیا آپ کے دل میں اس سفر کے متعلق کوئی خوف یا خدشہ نہ تھا۔ اس کے جواب میں میجر نے بتایا کہ مجھے کافی عرصہ سے اس کام کے لئے تیار کیا گیا تھا اور مجھے تمام مشینری کا اچھی طرح علم تھا۔ اور یہ بھی پتہ تھا کہ سفر کیسے ہوگا۔ اس لئے میرے دل میں ذرہ بھر بھی خوف نہ تھا۔

میجر گاگرین نے بتایا کہ ہمارا مقصد چاند پر جانا نہیں۔ ہم چاند کو صرف اپنا پہلا سٹیشن بنانا چاہتے ہیں جہاں سے ہم دوسرے سیاروں پر جائیں گے۔

میجر گاگرین کے ۶ روزہ قیام میں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ (State Dept) کے ذریعہ ان سے ملاقات اور اسلامی لٹریچر پیش کرنے کی اجازت لے لی جس کے لئے رات کے آٹھ بجے کا وقت مقرر ہوا۔

جب مکرم ساقی صاحب ان کی جائے رہائش پر پہنچے۔ تو سکیورٹی آفیسر نے انہیں آنے کی اطلاع دی۔ چنانچہ میجر گاگرین اور ان کے تمام ساتھی ایک ایک کرکے کمرۂ انتظار میں جمع ہو گئے۔ جس پر ساقی صاحب نے تمام حاضرین کے سامنے اس ملاقات کی غرض واضح کی۔ روسی وفد کے تمام نمائندگان میں سے ایک دوست انگریزی جانتے تھے انہوں نے ترجمانی کا کام کیا۔ مکرم ساقی صاحب نے بتایا کہ میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں اور لائبیریا میں متعین ہوں۔ ہماری جماعت نے تبلیغ اسلام کے لئے تقریباً تمام ممالک میں مشن کھول رکھے ہیں جہاں تبلیغی کاموں کے علاوہ ہم تعلیمی سرگرمیاں بھی جاری رکھتے ہیں۔ مغربی افریقہ کے جن ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں ان میں سے اکثر مقامات پر پرائمری اور سیکنڈری سکول جاری ہیں۔ مزید برآں بعض مقامات پر ڈسپنسریاں بھی کھولی گئی ہیں۔ جماعت کثیر تعداد میں لٹریچر بھی شائع کرتی ہے۔ اور اب تک تقریباً سات یورپین زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے (بشمول روسی زبان)

مکرم ساقی صاحب اپنے ساتھ ایک خط بھی میجر یوری گاگرین کے نام سے گئے تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر اس خط کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد میں آپ نے چار کتب پیش کیں جنہیں میجر یوری نے بہت شکریہ کے ساتھ وصول کیا اور اپنے سفر کا ایک باتصویر مجلہ آپ کو دیا۔ اور بتایا کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ ایک بار پھر خلا کا

[redacted]

(اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے)

مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق ربوہ سے روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر پرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ — جمیل الرحمن صاحب رفیق بی۔ ایس سی شاہد اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء کو بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ — کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہونچکر آپ کو نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان کے علاوہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء اور ممبران سٹاف بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے علاوہ بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

مورخہ ۱۰ اپریل کی رات کو نماز عشاء کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الصدر غربی کے زیر اہتمام مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری نے صدارت کے فرائض انجام دیئے تلاوت قرآن مجید کے بعد شمس الدین التمش نے کی مبارک احمد صاحب کاٹھ گڑھی معتمد نے مجلس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق نے اپنی جوابی تقریر میں مجلس کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مبلغ اسلام کی حیثیت سے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آخر میں اجتماعی دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم جمیل الرحمن صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور خدمت اسلام بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ؍ اپریل ۶۲ء

امن کا قیام ترکِ دُنیا پر نہیں
بلکہ
اعمال صالح پر منحصر ہے

یہ کائنات جس میں انسان بھی شامل ہے ایک چلتی پھرتی اور متحرک چیز ہے اس میں جمود خواہ کتنا ہی حسین اور دلآویز نظر آئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ مدت سے انسان سکون و اطمینان کی تلاش کر رہا ہے مگر آج تک کسی کو ایسا اطمینان نصیب نہیں ہو سکا۔ سادھوؤں اور تارک الدنیا لوگوں نے اطمینان کو سکون میں ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر وہ بھی نہ صرف دنیا کے لئے بلکہ خود اپنے لئے بھی سکون اطمینان کی زندگی حاصل نہ کر سکے۔ البتہ شاید موت میں وہ سکون مل جائے تو مل جائے جس کی بعض فلاسفروں نے تلاش کی ہے۔ اکثر ہندو فلاسفروں کے متعلق سنا گیا ہے کہ انہوں نے کامل سکون حاصل کرنے کے لئے خودکشی بھی کر لی تھی۔ چنانچہ "ستی" اور ترک دنیا کر کے سادھو ہو جانا بھی اسی غرض سے ہے۔

ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں اور تہذیبوں میں ہم ایسے مذہبی فرقے دیکھتے ہیں جنہوں نے ترک دنیا کو اطمینان قلب کا ذریعہ قرار دیا ہے رہبانیت۔ جینزم ہی نہیں بلکہ یہودیوں کے بعض فرقوں اور چین کے بعض مذہبی فرقوں نے بھی ترک دنیا کی تلقین کی ہے۔ بودھوں میں بھکشوؤں اور عیسائیوں میں راہبانیت زمانہ میں بڑے پرکشش طریق چلے آئے ہیں۔ آج بھی عیسائیوں، ہندوؤں اور بودھوں میں لاکھوں انسان اطمینان قلب کی تلاش میں دنیا ترک کر دیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ اس بہشت کو نہیں پا سکے جس کی وہ کامل سکون میں تلاش کرتے ہیں ان کو بھی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے حرکت کرنی پڑتی ہے۔

الغرض ایسے لوگوں کو جو ترک دنیا میں سکون قلب کی تلاش کرتے ہیں ممکن ہے کسی قدر ذاتی طور پر کچھ اطمینان حاصل بھی ہو جاتا ہو مگر ان کا یہ اصول کسی معاشرہ کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ترک دنیا کا اصول سخت ناقابل عمل ثابت ہو چکا ہے۔ سیدھی بات ہے کہ اگر ساری دنیا ایسا کرنے لگے تو چند ہی یوم میں اسکی قلعی کھل جاتی ہے۔ اس طرح ترک دنیا کا اصول اس معنی میں کہ دنیا کا کوئی کام نہ کیا جائے اور نہ زندگی کی جنگ میں کوئی حصہ لیا جائے سخت ناکام ہو چکا ہے۔ پھر سوال ہے کہ آخر دنیا جو اطمینانِ قلب کی طالب ہے کیا یہ جذبہ مصنوعی ہے اسکی حقیقت کوئی نہیں ؟

اس کا جواب وہ لوگ مہیا کرتے ہیں جنہوں نے اس کی تلاش کی ہے۔ وہ آخر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اطمینانِ قلب خدمتِ خلق میں مل سکتا ہے۔ ایک حد تک یہ جواب صحیح ہے تاہم یہ اصول بھی صرف مغالطہ پر مبنی ہے کیونکہ ساری دنیا کے لوگ اپنا کام کاج چھوڑ کر خدمت خلق میں نہیں لگ سکتے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ نہایت اعلیٰ ہے۔ اس میں جو محبت اور رواداری کی تلقین کی گئی ہے بڑی شاندار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی دنیا کے حالات ایسے ہو جائیں کہ یہ تعلیم قابل عمل ہو مگر جو مطلب اس وعظ کا عام طور پر سمجھا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس وعظ پر عالمگیر عمل نہیں ہو سکتا۔ تاہم یہ وعظ اگر اس کو صحیح زاویہ سے دیکھا جائے تو واقعی بڑا مفید بھی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زندگی ایسی ہے کہ وہ اس کا نمونہ پیش نہیں کرتی۔ ہمارے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اناجیل کے ذریعہ جس طرح پیش کئے جاتے ہیں محض ایک ایسا شخص ثابت ہوتے ہیں کہ جو وعظ تو بہت کرتے ہیں لیکن دنیا کے لئے اس کا کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کرتے۔

ممکن ہے کہ اس وعظ میں بہت سی تحریفیں ہوئی ہوں اور یہ تمام وعظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال پر مبنی نہ ہو لیکن موجودہ صورت میں اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ بہت سے لوگوں نے جن میں عورتیں بھی شامل ہیں دنیا کو ترک کرنے کا ہی سبق لیا ہے جو ایک ناقابل عمل طریق ہے چنانچہ زمانہ نے دکھا دیا ہے کہ اس دنیا میں ترک دنیا کا قاعدہ کبھی عالمگیر حیثیت اختیار نہیں کر سکا۔ اس طرح نہ صرف اس سے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا بلکہ خود فرد کے لئے بھی وجہ اطمینان قلب ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ترک دنیا محض ایک موت ہے اور موت کو پُر اطمینان زندگی نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس طریق کی وجہ سے دنیا میں امن قائم ہو گیا ہے۔ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بدھ علیہ السلام اور دیگر پیشوایان مذاہب نے کبھی اس قسم کے ترک دنیا کی تعلیم نہیں دی۔ انہوں نے اگر ترک دنیا کا محاورہ استعمال بھی کیا ہے تو اس کو غلط سمجھا گیا ہے ان کی مراد ترک دنیا سے صرف اس قدر ہوتی رہی ہے جس قدر کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول میں نمایاں ہے کہ

"دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان کو اپنے ذاتی اور نفسانی مفاد کے ساتھ دوسروں کے مفاد اور مفاد عامہ کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے اس کے معنی ترک دنیا کے تو ہرگز نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں یہ دنیوی زندگی کی گہما گہمی میں حصہ لے کر اس طرح زندگی گذارنے کا نام ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اور خلق خدا اور اپنے نفس کے حقوق کو ایک ایسی متوازن آمیزش سے ترتیب دیا جائے کہ ان مختلف حقوق میں تضاد کی کوئی صورت باقی نہ رہے اس لئے دنیا میں اطمینان قلب اور امن ترک دنیا سے نہیں بلکہ عدل و انصاف کے ساتھ زندگی گذارنے میں ملتا ہے ایسی زندگی جس میں خداخوفی کو مدنظر رکھا جائے اور روزِ جزا کو فراموش نہ کیا جائے۔ چنانچہ ابوظفر بہادر شاہ کا مشہور شعر ہے کہ ؎

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

ہمارا ایمان ہے کہ دنیا میں جتنے بھی پیشوایانِ مذاہب ہوئے ہوں خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ سے تعلق رکھتے ہوں انہوں نے جو تعلیمات دی ہیں وہ دنیا میں ایک متوازن زندگی گذارنے کے لئے دی ہیں۔ انہوں نے ترک دنیا کا نسخہ اگر کبھی تجویز کیا ہے تو وہ محض بطور دوا کے عارضی طور پر استعمال کرنے کے لئے کیا ہے جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے دوائیں استعمال کی جاتی ہیں اسی طرح روحانیت کی بیماریوں کے لئے بھی دوائیں اللہ تعالیٰ نے مہیا کی ہیں۔ لیکن جس طرح جسمانی دوائیں ہمیشہ استعمال نہیں کی جاتیں اسی طرح روحانی دوائیں بھی عارضی استعمال کے لئے ہوتی ہیں مثلاً تمام مذاہب میں روزوں کا حکم موجود ہے اور یہ محدود چند ایام ہیں۔ اسلام میں ایک ماہ روزوں کا حکم ہے۔ بعض نفلی روزے بھی رکھے جاتے ہیں لیکن ہمیشہ روزے رکھنا دینی اور اسلامی روح کے منافی ہے۔ اسی طرح نماز۔ زکوٰۃ حج وغیرہ تمام عبادات دراصل بطور دوا کے استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ ہم کو فحشاء سے بچاتی ہیں اور نفسانی خواہشات پر قابو پانا سکھاتی ہیں۔ ان کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ نفسانی خواہشات کا جنازہ نکال دیا جائے اور انسان جذبات سے عاری ہو جائے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جذبات کو قابو میں لایا جائے اور ان کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ وہ ہمارے نفس ہمارے معاشرہ اور تمام کائنات کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچائیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ ایک توازن پیدا کریں نہ کہ گڑبڑ کا باعث ہوں۔

انّ اللہ لا یحب الفساد کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان ایک متوازن زندگی گذارے وہ اپنے جذبات کو آوارہ نہ ہونے دے۔

یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی ہے کہ

ایّاک نعبد وایّاک نستعین

یعنی اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی فرمانبرداری کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس کام میں مدد چاہتے ہیں۔ الغرض اسلام جس طرح کا معاشرہ چاہتا ہے وہ مُردوں کی دنیا نہیں بلکہ چلتے پھرتے متحرک انسانوں کی دنیا ہے جس میں انسان کی حرکات اعمالِ حسنہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور جتنا یہ میدان وسیع ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی معاشرہ بھی حسین بنتا چلا جاتا ہے۔ الغرض اسلام کا ماٹو "ایمان بالغیب" اور "اعمالِ صالحہ" ہے یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں جہاں ایمان کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ کا ذکر بھی لازمی طور پر آیا ہے +

وعدہ جات وقف جدید
جماعتوں کی فوری توجہ کی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تمام جماعتوں کے نام بھجوایا جا چکا ہے تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ جن جماعتوں نے ابھی تک وقف جدید کے وعدہ جات نہ بھجوائے ہوں وہ وعدہ جات بھجوائیں۔

کوشش کریں کہ وعدہ جات کے ساتھ نقد وصولی ہو جائے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

مصر کے آثارِ قدیمہ سے

قبطی انجیل کا انکشاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بشارت

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

دریائے نیل کے بالائی علاقہ میں ایک گاؤں ناگ حمادی ہے۔ اس کے قرب و جوار میں ایک قدیم خانقاہ کے کھنڈرات میں آج سے سترہ سال قبل کسانوں کو جو کہ کھاد جمع کر رہے تھے۔ انہی کھنڈرات میں ایک قبر سے مٹی کا ایک بڑا برتن ملا اسے کھولا گیا تو اس میں پے پی رس کے قطعات پر قبطی حروف میں لکھے ہوئے ۴۹ صحائف پائے گئے۔ یہ صحیفے چوتھی صدی عیسوی کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری کا سرمایہ ہیں۔ ان میں سے سب سے قیمتی دستاویز قبطی انجیل ہے جو کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے ۱۱۴ اقوال پر مشتمل ہے۔ یہ انجیل یونانی میں دوسری صدی کے نصف اول میں لکھی گئی بعد میں قبطی ترجمہ ہوا۔ اس انجیل کے شروع میں لکھا ہے کہ یہ پُر معرفت اقوال توما حواری نے مرتب کئے۔ "جو شخص ان اقوال کی حقیقت سے واقف ہوگا۔ وہ موت کا مزا نہ چکھے گا۔" یہ انجیل آج سے چند سال قبل شائع ہو چکی ہے۔ علمائے عصر حاضر کے نزدیک اقوال مسیح کی یہ سب سے بڑی دستاویز ہے اور نہایت اہم ہے۔ ابتدائی عیسائیت پر تحقیق کرنے والے اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں باقی صحائف ابھی تک اشاعت پذیر نہیں ہوئے۔

اس انجیل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایسے کلمات مسیح شامل ہیں جو زیادہ تر اناجیل اربعہ میں درج نہیں ہیں۔ قرون اولیٰ کے آبائے کلیسا کو یہ تسلیم ہے کہ حضرت مسیح کے بہت سے کلمات گو اناجیل میں درج نہیں لیکن وہ زبان زد خلائق ہیں۔ حواری اور تابعین ان کے راوی ہیں۔

تاریخ ہماری راہ نمائی کرتی ہے کہ دوسری صدی کے نصف اول میں اقوال مسیح کو یوحنا حواری کے شاگرد مقدس پاپیاس نے پانچ کتابوں کی صورت میں جمع کیا۔ احادیث مسیح اور ان کی شرح کا یہ نادر مجموعہ چرچ نے تلف کر دیا۔ جس کے باعث یہ کتابیں ناپید ہو گئیں، صرف آبائے کلیسا کی کتابوں میں ان کے بعض حوالے ملتے ہیں:

پاپیاس کے مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے کتابوں پر انحصار کرنے کی بجائے زندہ راویوں سے حضرت مسیح کے کلمات اور حالات اخذ کئے[1] خصوصاً یوحنا حواری جنہوں نے بہت لمبی عمر پائی پاپیاس کی روایات کا سرچشمہ تھے۔

آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ یوحنا حواری اور ان کے شاگرد اس بات کے بھی راوی ہیں کہ حضرت مسیحؑ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئے۔ دوسری صدی میں یہ روایت اس درجہ مؤثر تھی کہ کلیسا کے بعض آبا کو بھی

[1] The Secret Sayings of Jesus by Grant and Freedman Page 25,28

مانے بغیر چارہ کار نہ تھا۔ انہوں نے اس روایت کو اس شکل میں ڈھال لیا کہ حضرت مسیح نے ۳۳ سال کی عمر میں صلیب نہیں پائی بلکہ آپ کی عمر ۴۰ یا ۵۰ سال سے اوپر تھی بشپ ارینیس اور ان کے مدرسۂ فکر کے لوگ یہی مانتے تھے (چرچ ہسٹری از ڈچیزنی)

ظاہر ہے کہ پاپیاس کے زمانہ کی اس قسم کی روایات کلیسیائی عقائد کے سراسر خلاف تھیں۔ اس لئے پاپیاس کا جمع کردہ یہ خزانہ کچھ ایسا دفن ہوا کہ پھر ابھر نہ سکا۔

انجیل یوحنا کے آخری حصہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے بے شمار حالات، کلمات اناجیل میں درج نہیں ہیں۔ آبائے کلیسا تسلیم کرتے ہیں کہ انجیل کے علاوہ متواتر روایات کے ذریعہ کلمات مسیح لوگوں میں مشہور رہیں۔ اس

انبار خذف میں بھی جواہر ریزے موجود ہیں

اس پس منظر میں قبطی انجیل کے اقوال کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں۔ یوں کہیئے کہ یہ انجیل ان گم شدہ اقوال کی ایک کڑی ہے جو کہ قرون اولیٰ میں احادیث مسیح کے طور پر مشہور تھے۔

اس انجیل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ ۱۴۰ عیسوی کے یونانی نسخہ سے قبطی میں ترجمہ کی گئی۔ مصر کے آثار قدیمہ سے یونانی انجیل کے بعض اوراق بھی مل چکے ہیں یونانی انجیل پہلی صدی کے نصف اول میں آرامی سے ترجمہ ہوئی۔ اس طرح قبطی انجیل کے واسطہ سے ہم آرامی انجیل کے مندرجات سے واقف ہوتے ہیں۔

قبطی ترجمہ میں باطنی فرقہ کے مخصوص عقائد کے پیش نظر بعض جگہ کچھ تبدیلی بھی کی گئی۔ لیکن یہ تحریف چھپی نہیں رہ سکی۔ بلکہ یونانی اوراق کی مدد سے اس کی نشان دہی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ مثلاً باطنی فرقہ کے لوگ بعث بعد الموت کے قائل نہیں تھے۔

قبطی انجیل کے یونانی متن میں ایک قول درج ہے۔

"کوئی شخص ایسا نہیں جو زمین کے بطن میں داخل ہوا اور اٹھا کھڑا نہ کیا جائے۔" (قول ۵)

قبطی ترجمہ میں اس عبارت کے مفہوم میں تبدیلی کر دی گئی۔ اس تبدیلی کا علم یونانی متن کے ایک ورق سے ہوا۔ جو کہ مصر کے آثار سے مل چکا ہے۔ پھر ایک قدیم قبر میں کفن کا ایک ٹکڑا ملا جس پر یہ قول لکھا ہوا ہے۔ یہ کفن بھی اسی گاؤں سے ملا جس سے یونانی ترجمہ کا ورق ملا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ قرون اولیٰ کے عیسائی بعث بعد الموت کے تصور سے اس درجہ سرشار تھے کہ اپنے کفن پر حضرت مسیح کا مندرجہ بالا قول لکھوایا کرتے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو جین دوریس کی کتاب باطنی فرقہ کی مخفی کتابیں ص۳۴۵، ۳۵۱)[2]

اسی طرح باطنی فرقہ کے عیسائی بگڑے ہوئے تصوف کے نتیجہ میں ظاہری اعمال سے اعراض کرتے۔ اس کے پیش نظر قبطی ترجمہ انجیل میں کچھ تبدیلی کی گئی۔ قول ۶ میں نصرت اور قول ۱۴ کی عبارت (جس میں ظاہری اعمال کی ضرورت سے انکار ہے) باطنی فرقہ کی دستبرد کا نتیجہ ہے۔

ان دو ایک تبدیلیوں سے قطع نظر یہ

[2] The Secret Books of the Egytian Gonostics by Jean Doresse P. 351

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مالی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی سے کام نہ لو

"مالی طور پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہیئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰؑ۔ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے کہ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے۔ تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے۔ تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دے۔ تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ لباس کیلئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے۔ تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گزرتا ہے؟"

(البدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

انجیل پر معرفت اقوال کا مجموعہ ہے۔

اس انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کا ذکر بھی واضح الفاظ میں ملتا ہے۔

یہ ذکر ان اقوال میں ہے جن کا علم اس سے قبل دنیا کو نہ تھا بارھواں قول درج ذیل ہے:۔

"شاگردوں نے حضرت مسیح سے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ ہم سے دور چلے جائیں گے (آپ کے بعد) وہ کون شخص ہوگا۔ جو کہ ہم پر امیر ہوگا؟ حضرت مسیح نے ان کو کہا کہ جہاں کہیں سے بھی تم آئے ہو تم یعقوب "الصادق" کی طرف جاؤ گے۔ جس کی خاطر زمین و آسمان بنائے گئے"[1]

یہ ایک تاریخی صداقت ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام فلسطین کو چھوڑ گئے۔ اور یروشلمی عیسائی مقدس یعقوب کی نگرانی میں آ گئے۔ کم و بیش تیس سال تک کلیسائے یروشلم آپ کی امارت سے مستفیض ہوتی رہی۔ حواری جہاں کہیں بھی تھے۔ جماعتی معاملات میں مقدس یعقوب کی طرف رجوع کرتے۔ پطرس جو کہ بیرونی کلیساؤں کے "چوپان" تھے اپنی سالانہ رپورٹ مقدس یعقوب کے پیش کرتے[2]

مقدس یعقوب حضرت مریم کے بطن سے یوسف نجار کی اولاد۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بھائی اور عزیز حواری تھے۔ کمال درجہ زہد و اتقاء کے باعث یہود و نصاریٰ میں "یعقوب صادق" کے نام سے معروف تھے۔

قبطی فاضل جین دورسی نے مذکورہ قول کے دوسرے حصہ کا ترجمہ بایں الفاظ دیا ہے:۔

"خواہ کہیں بھی تم چلے جاؤ۔ تمہیں یعقوب "الصادق" کی طرف لوٹنا چاہیئے۔ جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے"

صاحب موصوف کے خیال میں یعقوب کو یہاں ایک مافوق القدرت طاقت کے رنگ میں پیش کیا۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے یہاں یعقوب ذو معنی نام ہے حضرت مسیح ناصری ذو معنی کلام میں مشہور تھے۔ پہلے معنوں کی رو سے مراد حضرت مسیح کے بھائی یعقوب ہیں "کہ نیکی۔ تقویٰ۔ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ معیار کے باعث ایسے خطابات سے یاد کئے جاتے جو کہ یہود میں نبی موعود کے لئے زبان زد خلائق تھے۔ مثلاً سراپا صدق اور شانِ لولاک کا مصداق یہودی کتب کی رو سے لولاک لما خلقت الافلاک کی شان کا حقیقی مصداق گو نبی موعود ہے لیکن دوسرے مقدسین بھی جزوی طور پر لولاک کی شان کے حامل ہیں[1] اور سراپا صدق نبی موعود کا خاص نام ہے۔ ظاہر ہے "الصدق" اور لولاک کے خطاب یعقوب حواری کے لئے محض استعارۃً استعمال ہوئے۔ ورنہ یہ دونو خطاب نبی موعود کے ہیں۔ پس پہلے معنوں کی رو سے اس قول میں یعقوب سے مراد یعقوب حواری ہیں جو کہ حضرت مسیح کی ہجرت کے بعد کلیسائے یروشلم کے امیر اور عیسائیوں کے صدر تھے۔ اعمال الرسل سے ثابت ہے کہ سب حواری آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

دوسرے معنوں کی رو سے یعقوب سے مراد حضرت مسیح کے بعد آنے والا وہ عظیم الشان نبی ہے جس کو یہود "الصادق" شانِ لولاک کا مصداق اور معنوی رنگ میں یعقوب سمجھتے تھے اور جس کے لئے وہ چشم براہ تھے۔

عبرانی لغت کی رو سے یعقوب کے معنی ہیں

TO BE BEHIND

TO COME FROM BEHIND

پیچھے ہونا یا پیچھے آنا۔

تورات میں لکھا ہے کہ عیسو اور یعقوب توأم تھے۔ عیسو پہلے پیدا ہوئے اور یعقوب اس کے پیچھے۔ اس کی ایڑی پکڑے ہوئے۔ اس لئے یہ نام رکھا گیا۔

(پیدائش $\frac{25}{26}$)

ان معنوں کے پیش نظر صحیفہ حنوک میں نبی موعود کے متعلق مندرجہ ذیل بشارت قابل غور ہے:۔

"گو وہ آخر میں ظاہر ہوگا۔ لیکن اس کا نام سورج اور ستاروں کی پیدائش سے قبل خدا کے سامنے تھا۔ وہ دنیا کی پیدائش سے قبل چنا گیا اور خدا کے پاس پوشیدہ رکھا گیا۔ اب یہ برگزیدہ جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور مقدسین کے درمیان رہے گا"[2]

ظاہر ہے کہ نبی موعود صحیح معنوں میں یعقوب ہیں۔ وہ سب سے پہلے چنے گئے اور سب سے پیچھے ظاہر ہوئے۔ نبوت مستقلہ کا جو سلسلہ جو آدم سے شروع ہوا وہ نبی موعود صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوگیا۔ البتہ نبوت محمدیؐ کا فیضان تاقیامت جاری ہے۔

"مبارک ہے وہ جو اپنی بعثت سے پہلے موجود تھا" (قول ۱۹)

اس میں بھی نبی موعود کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی بعثت ازل سے مقدر تھی۔ جو اپنی بعثت سے قبل اللہ تعالیٰ کے علم اور انبیاء کی بشارتوں میں موجود تھا۔ لیکن اس کا ظہور حضرت مسیح کے بعد ہونے والا تھا۔ یہ قول بھی اسی نظریہ کی تائید میں ہے کہ قبطی انجیل میں نبی موعود کو معنوی رنگ میں یعقوب کہا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا العاقب

کہ میں عاقب ہوں۔ عاقب کے معنی ہیں۔

الذی یخلف من کان قبله فی الخیر

وہ جو اپنے سے پہلے کا بھلائی میں قائمقام ہو اور اس کے بعد میں آئے۔

گویا عاقب اور یعقوب عربی اور عبرانی میں ملتے جلتے معنی رکھتے ہیں۔

اب حضرت مسیح کے قول کے اس حصہ کے متعلق کہ یعقوب "الصادق" کی خاطر زمین و آسمان بنائے گئے کچھ عرض کیا جاتا ہے، یہودی لٹریچر میں شانِ لولاک نبی موعود کا خاص نشان ہے۔

طالمود میں نبی موعود کو مسیحا کہا گیا، شانِ لولاک کا مالک اور میثاق النبیین کا مصداق ـــ لکھا ہے:۔

"تمام نبیوں نے اگر کسی شخص کے زمانہ کے لئے بشارت دی ہے تو وہ مسیح ہے (کیونکہ) دنیا مسیح کے لئے معرض وجود میں آئی۔"

پھر لکھا ہے کہ

"اس کا خاص نام "الصادق" ہے"[1]

اس پس منظر میں اگر حضرت مسیح کے قول کو دیکھا جائے تو بات صاف ہے۔ فرمایا کہ میرے جانے کے بعد جہاں کہیں تم چلے جاؤ یہ امر مدنظر رکھو کہ تمہارا کعبۂ مقصود وہ یعقوب صادق ہے جو میرے بعد آئے گا وہ سراپا صدق اور لولاک کی شان کا مالک ہے اسے ماننا اور اس کے پاس پہنچنا تمہارا فرض ہے۔

قبطی زبان کے فاضل جین دورسی کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ فوق القدرت طاقت جو ان کو یعقوب کے لفظ کے نیچے نظر آئی وہ نبی موعود کا نور ہے جو کہ اس لفظ کے پیچھے جلوہ گر ہے۔ نبی موعود وہی روح حق ہے جس کے متعلق حضرت مسیح نے فرمایا کہ

"وہ میرے بعد آئے گا اور کامل سچائی کی راہ دکھائے گا۔"

(یوحنا ۱۴ تا ۱۶ باب)

عبرانی میں کسی کے پیچھے آنے والے کو یعقوب کہتے ہیں۔

قبطی انجیل کے شروع میں لکھا ہے کہ یہ اقوال پُر از اسرار ہیں۔ جو شخص اس کے راز کو پائے گا وہ موت کا مزا نہ چکھے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ اقوال ظاہری معنی بھی رکھتے ہیں اور باطنی بھی۔ اندریں صورت مندرجہ بالا دوگونہ تشریح قرین قیاس اور قابل قبول ہے۔ واللہ اعلم بالصواب:

میری اہلیہ مرحومہ

(از مکرم عبدالسبوح صاحب بی اے ایل ایل بی) وکیل ایبٹ آباد

میری اہلیہ اور رفیقۂ حیات پانچ چھ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۲ء کو اس دار فانی سے رحلت کر کے ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا ہم سے جدا ہونا قضائے الٰہی میں مُبرم تھا اسی لئے صحیح تشخیص کوئی ڈاکٹر نہ کر سکا۔ رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا۔

انسانی ہمدردی مرحومہ کے رگ و ریشہ میں بھری ہوئی تھی۔ شہر اور اس کے ملحقات میں جہاں کہیں کسی کی وفات کا علم ہوتا بلا لحاظ واقفیت و ناواقفیت کے اس گھر میں ضرور پہنچ جاتیں۔ دینی لحاظ سے:

ان کا لائحہ عمل یہ رہا کہ ہمیشہ گرمی و سردی و برف باری کے وقت بھی سحری کے وقت بیدار ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتیں اور بلند آواز سے قرآن خوانی کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ماتم پر اس کثرت سے عورتیں بھیجیں اور جنازہ کے ساتھ جانے میں اتنا ہجوم تھا کہ جو اپنی مثال آپ ہی تھا اور ہمارے لئے باعث حیرت تھا۔ بعض غیر احمدی دوست نماز جنازہ میں صرف اس لئے شریک ہوئے کہ ہم اس خاتون کی ہر صبح قرآن خوانی کی آواز سنتے رہے ہیں۔ مرحومہ کی انسانی ہمدردی کی میں ایک مثال درج ذیل کرنا اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ ہمارے احباب و مستورات کے لئے سبق آموز ہے۔

ایبٹ آباد کی ابتدائی زندگی کے بعد ہماری سکونت محلہ کریم پورہ کے جس مکان میں تھی اس کے سامنے کے مکان کے صحن میں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

---

[1] THE GOSPEL ACCORDING TO THOMAS

[2] ملاحظہ ہو دوسری صدی کی کتاب تحریرات کلیمنٹائن۔

[1] حضرت مسیح کے مخفی اقوال از رابرٹ ایم گرانٹ ص۱۴۲

[2] THE LIFE AND TIMES OF JESUS VOL-I P. 173

[1] لائف اینڈ ٹائمز آف جیزس حصہ اول حاشیہ ورق ۱۲۳ و ص ۱۷۶

بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے متعلق بشارات

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

آج سے دو ہزار سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعویٰ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور تورات اور بعض دیگر انبیاء کے صحیفے میری تصدیق کرتے ہیں۔ اور ان کی بتائی ہوئی پیشگوئیاں مجھ پر صادق آتی ہیں۔ اس زمانہ میں یہودی قوم ان پیشگوئیوں کی بنا پر بڑی بیتابی سے منتظر تھی کہ خدا تعالیٰ کا مامور اب آیا ہی چاہتا ہے اس شدید انتظار کے نتیجہ میں حضرت عیسےٰ کے دعوے کرنے پر چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ آپ پر ایمان لے آتے اور لبیک کہتے ہوئے جوق در جوق ان کے متبعین کے زمرہ جماعت میں شامل ہو جاتے مگر اس قوم نے ان کا انکار کر دیا۔ اور عذر یہ کیا کہ نبیوں کی پیشگوئیوں میں جو علامات بتائی گئی تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں پس ہم بے دلیل اور بے نشان کس طرح مان لیں۔ وہ اپنے فقیہوں اور فریسیوں کے کہنے پر محض ظاہری الفاظ پر جمے رہے ورنہ یہ یقینی بات ہے کہ اگر وہ صحیح فکر اور تدبر سے کام لیتے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لانا ان کیلئے کوئی مشکل امر نہیں تھا۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور ان کے دعوے کو نہایت شدت سے ٹھکرا دیا آخر اللہ تعالےٰ نے اس قوم پر اپنا غضب نازل کیا۔ یہ کتنا عجیب ماجرا ہے کہ دو ہزار سال گذر چکے ہیں مسیح جس کا وعدہ تھا وہ آ چکا۔ مگر یہودی اب تک انتظار کر رہے ہیں۔

بالکل اسی کے ہمرنگ وہ واقعہ ہے کہ جو آج سے چودہ سو سال قبل عرب کی سرزمین میں گذرا۔ اس وقت یہودی اور عیسائی اس انتظار میں تھے کہ سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک عظیم الشان رسول مبعوث ہونے والا ہے۔ وہ اسی انتظار میں تھے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل.... اولٰئک ھم المفلحون۔ (اعراف ع۱۹)

یعنی "وہ لوگ جو اس رسول اور نبی امی کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کی پیشگوئیاں تورات اور انجیل میں بیان ہو چکی ہیں۔ وہی لوگ کامیاب اور اپنے مقصد حیات کو پانے والے ہیں"۔ اس اعلان پر یہود اور نصاریٰ نے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ شدید مخالفت پر کمربستہ ہو گئے یہود کو تو انبیاء سے دشمنی کی قدیم سے عادت پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کا انکار تو کوئی نیا نہیں تھا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین پر ہے کہ وہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بحیثیت قوم ایمان نہ لائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہودی قوم کی نسبت انہوں نے زیادہ اسلام کی طرف رجحان کیا بعض عیسائی بادشاہ اسلام میں داخل ہوئے اور بعض بڑے بڑے راہب اور عالم بھی اسلام میں آئے۔ مگر جس کثرت اور عمومی رنگ میں ان کو اسلام قبول کرنا چاہیئے تھا وہ نہیں کیا۔

ذیل میں چند ایک ایسی پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں۔ جو بائبل میں آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کی گئی ہیں

پہلی پیشگوئی

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب استثناء باب ۳۳ آیت ۲ میں لکھا ہے:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"۔

اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کی تین تجلیات کا ذکر ہے پہلی تجلی سینا پر ہوئی اس سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں دوسری تجلی شعیر پر ہوئی اس سے مراد مسیح علیہ السلام ہیں تیسری تجلی فاران پر ہوئی جو حجاز کو کہتے ہیں اس سے مراد آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ گویا یہ آخری عظیم الشان تجلی ہے جس کا مرکز فاران قرار دیا گیا ہے سو اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ فاران سے مراد کونسا علاقہ ہے

۱۔ سب سے پہلے تو خود بائبل بتلاتی ہے کہ فاران وہ مقام ہے جہاں حضرت اسمٰعیل ؑ نے سکونت اختیار کی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اور خدا اس لڑکے (اسماعیل) کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز بنا اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے اس کے لئے بیوی لی"۔

(پیدائش باب ۲۱ آیت ۲۰)

پس فاران سے مراد مکہ اور اسکے اردگرد کا علاقہ ہے جہاں حضرت اسمٰعیل ؑ نے رہائش اختیار کی اور اب تک ان کی اولاد کا مسکن یہی علاقہ ہے۔ چنانچہ قریش بالاتفاق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا جدامجد مانتے ہیں

۲۔ اسی طرح بائبل کی کتاب پیدائش باب ۲۵ آیت ۱۲ تا ۱۸ میں حضرت اسماعیل ؑ کے بارہ بیٹوں کے نام درج ہیں۔ جغرافیہ نویسوں نے تسلیم کیا ہے کہ عرب کے مختلف علاقوں کے نام انہی بیٹوں کے ناموں پر رکھے گئے کیونکہ وہی یہاں آباد تھے۔

۳۔ تیسرا ثبوت مکہ کی روایات ہیں چنانچہ وادی فاطمہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پڑاؤ ہے۔ جب قافلہ والے وہاں سے گذرتے ہیں تو وہاں کے بچے قافلہ والوں کے پاس پھول بیچتے ہیں۔ جب قافلہ والے ان سے پوچھیں کہ پھل کہاں سے لائے ہو تو وہ کہتے ہیں "من برّیت فاران" یعنی فاران کے جنگل سے لائے ہیں۔

پس یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ "فاران" حجاز کا نام ہے جہاں سے خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

دوسری علامت:۔ یہ بتائی گئی ہے کہ فاران سے ظاہر ہونے والا وجود دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا۔ یہ علامت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک امتیازی نشان ہے جو خدائے قادر و توانا کی نصرت اور مدد کے بغیر ہرگز پورا نہیں ہو سکتا تھا یہ دس ہزار قدوسیوں کا لشکر نہ تو موسٰی علیہ السلام کو ملا اور نہ حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ لشکر ملا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تو دس ہزار قدوسیوں کا کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں۔ کیونکہ انجیل کی رو سے ان کے حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔ ان میں سے بھی دو مرتد ہو گئے اور باقی دس رہ گئے اور انجیل کہتی ہے کہ وہ بھی بھاگ گئے۔ لیکن فاران سے ظاہر ہونے والے ہمارے پیارے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نشان بڑی آب و تاب سے پورا ہوا۔ چنانچہ جب آپ فاتحانہ رنگ میں مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں (یعنی مخلص صحابہ) کا لشکر تھا اس لشکر کے مدنظر کوئی مال غنیمت حاصل کرنا نہیں تھا۔ اور نہ ملک گیری کا کوئی جذبہ ان کے دلوں میں تھا۔ بلکہ صرف خدائے قدوس کی توحید اور حکومت کا قیام ان کا مطمح نظر تھا اس لئے وہ لشکر قدوسیوں کا قرار دیا گیا فتح مکہ کا واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک خاص شان کا حامل ہے اس لئے حضرت سلیمان ؑ نے بھی اپنی کتاب غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰ میں اس کی پیشگوئی کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار قدوسیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے"۔

بائبل کے ماننے والوں کو جب ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلائی گئی تو بجائے اس کے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے انہوں نے پیشگوئی کے الفاظ کو ہی بدل دیا۔ پیشگوئی کے اصل الفاظ انگریزی بائبل میں یہ ہیں:۔

"He came with ten thousand of saints"

پرانی اردو بائبل میں یہ الفاظ ہیں:۔

وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا

مگر بائبل کے جدید اردو ترجموں میں اب یہ الفاظ کر دئے گئے ہیں:۔

"وہ لاکھوں قدسیوں میں سے آیا"

جدید ترجموں میں یہ ردّ و بدل اس امر کا آئینہ دار ہے کہ یہ لوگ اس پیشگوئی سے شدید متاثر ہوئے۔ اور اس خیال سے کہ قوم اس پیشگوئی کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گی انہوں نے الفاظ کو ہی بدل دیا۔

تیسری علامت:۔ اس پیشگوئی میں تیسری علامت یہ بتائی گئی ہے کہ

"اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے آئی تھی"۔

یہ علامت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی صورت میں ایک مکمل شریعت عطا فرمائی۔ جس کے ذریعہ تمام گذشتہ شریعتیں منسوخ کر دی گئیں۔ یہ پاک کتاب ایسی بینظیر تعلیم پر مشتمل ہے کہ اس کی ہدایات پر چلکر انسان کے گناہ بھسم ہو جاتے ہیں اور اس پر قرب الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہ علامت حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتی کیونکہ انجیل کی رو سے وہ کسی شریعت کے حامل نہیں تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتاب کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توراۃ کا ہرگز نہ ٹلیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو" (متی باب ۵ آیت ۱۷)

الغرض حضرت موسےٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے پوری ہوئی اور اس

ایک مخلص اور خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر کی ضرورت

ایک احمدیہ ویلفیئر ڈسپنسری وزیر آباد میں کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں غریب عوام الناس کو عمدہ علاج صرف دو آنے فی پرچی یومیہ معمولی خرچ پر مہیا کیا جائے گا۔ گراں فیسوں کے بالمقابل صرف دو روپیہ وزٹ فیس رکھی جائے گی۔ ٹیکہ جات کی لگوائی بالکل فری ہوگی۔ اس نہایت نیک پروگرام میں ایک مخلص احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ویلفیئر ڈسپنسری کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو جگہ کھانا۔ رہائش اور ادویات وغیرہ وغیرہ مہیا کی جائیں گی۔ دوسری طرف مندرجہ بالا معمولی آمد میں سے نصف ڈاکٹر صاحب کو دی جائے گی۔ اور باقی نصف ویلفیئر ڈسپنسری کی ترقی اور ترویج پر خرچ ہوگی۔ یہ مفید اور نہایت نیک تجربہ کامیاب ثابت ہونے پر انشاء اللہ پھر دوسری جگہ پر بھی ایسی خود کفیل احمدیہ ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ جو خدمتِ خلق کے مقدس جذبہ کے ماتحت کام کریں گی۔ تا اس گرانی کے زمانہ میں عوام الناس کی بے لوث اور سچی خدمت کا جذبہ بیدار ہو۔ پس مشنری جذبہ رکھنے والے مخلص احمدی ڈاکٹر احباب توجہ فرمائیں۔ اور پتہ ذیل پر اپنی عمر۔ مدتِ تجربہ اور ڈاکٹری کوالیفیکیشن سے بذریعہ خط وکتابت مطلع فرمائیں تا انہیں موقعہ دیا جا سکے کہ وہ خدمتِ خلق کا یہ مبارک کام سرانجام دیں۔ انشاء اللہ ان پر کوئی کسی قسم کا بوجھ یا مالی ذمہ داری نہ ہوگی۔

(ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ ہاگورا جنرل سیکرٹری ویلفیئر ایسوسی ایشن وزیر آباد)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

دفتر دوم کے وعدوں کی ذمہ داری سے جلد عہدہ برآ ہوں

مکرمی مبشر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے ۱۹۶۲ء سے تحریک جدید میں اضافہ کے لئے کام شروع کر دیا ہے نیز اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے قریباً ۵/۔ روپے کا اضافہ بھی کر دیا ہے اور اسی طرح تمام جماعت کی فہرست بنا کر تمام احباب سے وعدہ کے ساتھ اضافہ بھی لکھوایا جا رہا ہے۔"

خدام کو معلوم ہے کہ دفتر دوم کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے۔ لیکن امسال دفتر دوم کے وعدے گر رہے ہیں۔ ان کو نہ صرف سنبھالنا بلکہ غیر معمولی اضافہ کرنا خدام کا فرض ہے۔

جملہ قائدین اگر مذکورہ بالا نیک مثال کے مطابق یہ کام فوری طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیں تو وہ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) ہم طالبات کلاس نہم اس دفعہ تعلیمی بورڈ کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو کامیاب کرے۔ آمین۔ (خالدہ مبارکہ نہم بی۔ ربوہ)

(۲) میری بیوی عرصہ دو تین سال سے بیمار چلی آتی ہے۔ اب بیماری زیادہ زور پکڑ گئی ہے جملہ دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

(۳) خاکسار ایک کاروبار شروع کرنے لگا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کاروبار میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (چراغ الدین ریٹائرڈ ڈاکٹر تلوسو کھیانگہ تحصیل ناروال۔ ضلع سیالکوٹ)

(۴) میرا بچہ کئی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستہائے دعا ہے (بشیر الدین احمد جنجوعہ ٹھٹھہ راجھا ضلع سرگودھا)

(۵) بندہ کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ روزگار کی صورت پیدا کرے (مرزا خورشید احمد وارڈ سرونٹ سول ہسپتال ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

(۶) میرے والد صاحب عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اور والدہ صاحبہ بھی دو سال سے دردوں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اور ماموں عبدالمجید صاحب ڈیرہ دون بھی ایک سال سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (شفیقہ کلر بز ۴۲۱ بی انار کلی لاہور)

نظارت تعلیم کے اعلانات

جے وی اساتذہ کی ضرورت

نارمل نوجوان اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و الاؤنس مطابق شرح گورنمنٹ میٹرک جے وی کو ترجیح۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کے متمنی احباب کے لئے نادر موقع ہے خواہشمند امیدواران درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات مقامی امراء کی معرفت جلد ارسال کریں۔

سولین کیٹرنگ افسر پی اے ایف

تنخواہ ۲۵۰-۲۰-۲۵۰-۵۰/۴-۲۵-۶۰۰-۲۵-۷۵۰-۵۰-الاؤنسز علاوہ۔ انٹرویو ایئر ہیڈکوارٹرز

شرائط پاکستانی۔ گریجوایٹ۔ متعلقہ علوم سے واقف۔ عمر ۲۵ تا ۴۰

درخواستیں ۵ مئی ۶۲ تک بنام ڈپٹی ڈائریکٹر پرسانل (سویلین) ایئر ہیڈکوارٹرز پشاور (پاکستان ٹائمز ۵ اپریل ۶۲)

کمیشن آزاد کشمیر ریگولر فورسز

شرائط: باشندہ ریاست۔ میٹرک یا سینئر کیمبرج عمر ۱۰ مئی ۶۲ کو ۲۰۱/۲ تا ۲۸

فارم درخواست و ہدایات اے کے آر ایف سینٹر ادھوڑی کیمپ راولپنڈی سے لیکر مکمل درخواست ۱۰ مئی ۶۲ تک وہیں بھیجیں۔

ہز ہائی نس آغا خاں سکالرشپ

آکسفورڈ یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز یا عربی تعلیم پی ایچ ڈی کے لئے مالیتی ۵۰۰/۔ پونڈ سالانہ برائے دو سال کے لئے نیز کرایہ آمد و رفت ہوائی سفر کراچی تا لندن

شرائط:۔ ایم اے عربی کلاس اوّل۔ ریسرچ و تجربہ تدریس کو ترجیح۔ عمر ۳۵ سال تک۔ پنجسالہ ملازمت پنجاب یونیورسٹی لازم۔

درخواستیں مع مصدقہ نقول سندات ۲۰ اپریل ۶۲ تک بنام رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی (پاکستان ٹائمز ۹ اپریل)

وظائف برائے کشمیری طلبہ

۴۰ وظائف برائے ۶۲-۱۹۶۱ء بنا بر غربت و لیاقت۔ ایم بی بی ایس ۸۔ انجینئرنگ ۸۔ زراعت ۶۔ ویٹرنری ۶۔ اوورسیئر ڈرافٹس مین ۸۔ شارٹ ہینڈ و ٹائپ رائیٹنگ ۲۔ بی کام ۱۔ ایف ایس سی ۱۵۔ بی ایس سی ۵۔ (پاکستان ٹائمز ۷ اپریل ۶۲)

مرکنٹائل میرین اکیڈمی چٹاگانگ

شرائط: ایف ایس سی یا سینئر کیمبرج۔ عمر یکم جولائی ۶۲ کو ۱۷ تا ۱۸

تفصیلات کے لئے ڈائرکٹریٹ جنرل پورٹس و شپنگ (منسٹری ریلویز و کمیونیکیشنز) کراچی کے ساتھ خط وکتابت کریں (پاکستان ٹائمز ۸ اپریل ۶۲)

مستقل کمیشن پاکستان نیوی

داخلہ بطور کیڈٹس پاکستان نیوی کی ایگزیکٹو۔ سپلائی۔ انجینئرنگ و الیکٹریکل برانچز میں ۳ تا ۷ جولائی ۱۹۶۲ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ و چاٹگام میں

شرائط: غیر شادی شدہ۔ انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینئر کیمبرج (انگلش و ریاضی) عمر یکم اکتوبر ۶۲ کو ۱۷ تا ۲۰۔

فارم درخواست و تفصیلات نزدیک ترین دفتر بھرتی یا نیول ہیڈکوارٹرز (ایجوکیشن ڈائرکٹوریٹ) سے طلب کریں۔ مکمل درخواستیں ۱۰ جون ۶۲ تک نیول ہیڈکوارٹرز کراچی میں۔ پاکستان ٹائمز ۹ اپریل ۶۲

(ناظر تعلیم)

وقف جدید کا دوگنا چندہ کرنیوالے مخلصین

عزیزم مکرم ملک جمیل الرحمان صاحب رفیق جو عنقریب فریضہ تبلیغ کے لئے پاکستان سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں نے سالِ رواں کا چندہ دوگنا ادا کر دیا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و نگہبان ہو اور خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچا دے۔ اور خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مصالحتی عدالتوں کے کام کا جائزہ

ملتان ۱۱ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ مصالحتی عدالتوں کے کام کے متعلق پندرہ روزہ رپورٹیں بھیجی جائیں۔ ڈپٹی کمشنروں کے نام صوبائی حکومت کے گشتی مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ مئی کے وسط میں مصالحتی عدالتوں کے کام کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس لئے اس ماہ کے آخر تک مصالحتی عدالتوں کے کام کی مفصل رپورٹیں بھیجی جائیں۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ عدالتیں کس حد تک ناکام یا کامیاب رہی ہیں۔ انہیں کون کون سی مشکلات کا سامنا ہے اور یہ مشکلات کس طرح دور کی جا سکتی ہیں۔ آرڈیننس کے قواعد و ضوابط کا اردو ترجمہ رجسٹر اور ضروری فارم جو حکومت کی طرف سے موصول ہوئے تھے یونینوں کونسلوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اور انہوں نے مقدمات کی سماعت شروع کر رکھی ہے۔

صدر حبیب بورقیبہ کی دوسری شادی

تونس ۱۱ اپریل۔ ایک سرکاری ترجمان نے تصدیق کی کہ صدر حبیب بورقیبہ نے دوسری شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اعلان آج صبح تونس کی کابینہ اور حکمران نیو دستور پارٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس کے بعد کیا گیا ہے۔ نکاح کی رسم آئندہ جمعرات کو انجام پائے گی۔ ان کی دوسری بیوی کا نام عزیلہ بنت عمرہ ہے۔ غیر سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر بورقیبہ نے شادی کا فیصلہ کئی روز پہلے کیا تھا۔

جولائی میں پنڈت نہرو کو اپنی کابینہ میں ردّو بدل کرنا پڑے گا

نئی کابینہ کے اعلان سے کانگرسی لیڈروں کو مایوسی

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ بھارت کی نئی مرکزی کابینہ نے کل حلف اٹھایا۔ نئی وزارت کے ارکان کا اعلان پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ پچھلی بھارتی کابینہ کے مقابلہ میں جو بارہ ارکان پر مشتمل تھی۔ نئی مرکز کی وزارت میں سترہ وزیر ہیں۔ پانچ وزراء کے اضافہ کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم نے کانگرس کے جو بڑے لیڈروں کو کابینہ میں جذب کرنے کی کوشش کی ہے، اور یہ اقدام مخصوص سیاسی حلقوں کو مطمئن کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

ان حلقوں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ مرکزی وزراء کے انتخاب میں متعلقہ افراد کی صلاحیتوں کو اولیت نہیں دی جا سکی۔ اور پنڈت نہرو کابینہ کا انتخاب کرتے وقت سیاسی دباؤ سے متاثر رہے ہیں۔ خیال ہے جولائی میں جب پانچ صوبائی گورنر اپنے عہدے خالی کریں گے تو اس موقع پر بھارتی کابینہ میں ردّو بدل کیا جائے گا۔ بھارت کے سیاسی حلقوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ نئی بھارتی کابینہ ممتاز کانگرسی لیڈروں کی توقع پر پوری نہیں اتری۔ اور بعض کانگرسی لیڈروں کی رائے میں پنڈت نہرو کا وقار بھی متاثر ہوا ہے۔ سربرآوردہ کانگرسی لیڈروں کا خیال تھا کہ پنڈت نہرو کابینہ کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیں گے تاکہ فعال اور سرگرم مرکزی کابینہ قائم کی جا سکے۔ کچھ صوبائی کانگرسی لیڈروں نے اس بات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مرکزی کابینہ میں ان کے صوبوں کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی۔ مدھیہ پردیش کانگرسی پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ صوبہ کو پوری نمائندگی دینے کی بجائے ایک وزیر جو پہلی کابینہ میں شامل تھا اسے

بھی نکال دیا گیا ہے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے چیرمین مسٹر اشوک مہتہ نے نئی کابینہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "نئی بھارتی کابینہ پرانی ٹیم کے ارکان پر مشتمل ہے اور اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔"

پنڈت نہرو کی کابینہ میں شامل ہونے سے انکار

نئی کابینہ ۱۱ اپریل۔ سابق وزیر صنعت مسٹر منو بھائی شاہ نے نئی کابینہ میں وزیر بین الاقوامی تجارت کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر منو بھائی کے عہدہ قبول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ پنڈت نہرو نے ان سے پچھلی کابینہ کے دور میں ناانصافی روا رکھی تھی اور ان سے جونیر کئی منسٹروں کو مرکزی کابینہ میں شامل کر دیا۔ مگر وزیر صنعت کے طور پر انہوں نے جو کام کئے ہیں ان کو نہیں سراہا گیا۔ بھارت کی نئی کابینہ کا کل اعلان کر دیا گیا تھا جو سترہ وزراء پر مشتمل ہے۔ آج اس کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

جعلی پاسپورٹ بنانے والے گروہ کا سراغ لگا لیا گیا

سپیشل پولیس نے گروہ کے سرغنہ اور اسکے چار ساتھیوں کو گرفتار کر لیا

لاہور ۱۱ اپریل۔ پاکستان پولیس کے مقامی عملہ نے کئی ماہ کی کوششوں کے بعد مشرق وسطیٰ اور برطانیہ کے جعلی پاسپورٹ بنانے والے گروہ کا سراغ لگا لیا ہے۔ بتایا گیا ہے اس گروہ کے ارکان مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ لندن میں بھی موجود ہیں۔ پولیس نے اس سلسلہ میں گروہ کے سرغنہ اور چار اور افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور باقی ملزموں کی گرفتاری کی کوششیں جاری ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ جعلی پاسپورٹ تیار کرنے والا یہ گروہ سول سیکرٹریٹ کے ایک سابق اسسٹنٹ حاجی محمد نذیر کی نگرانی میں کام کر رہا تھا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں حاجی نذیر کے علاوہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سول سیکرٹریٹ کے ایک سٹینو گرافر نور الٰہی محکمہ زراعت سول سیکرٹریٹ کے ایک کلرک مسٹر خورشید عالم پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اکاؤنٹس کے ایک کلرک مسٹر نور ماہی اور جہلم میں کوئلے کے ایک ڈیلر کرم الٰہی کو گرفتار کیا ہے۔ علاوہ ازیں پولیس نے مقامی پاسپورٹ آفس اور سول سیکرٹریٹ کے بعض دفاتر کی بیسیوں فائلیں بھی اپنے قبضہ میں لی ہیں۔ اس مقدمہ میں پاسپورٹ آفس کے بعض اہل کار بھی ماخوذ ہیں جنہیں پولیس کے بیان کے مطابق دو ایک دن میں گرفتار کر لیا جائے گا۔ گرفتار شدہ پانچوں ملزموں کے خلاف مارشل لاء کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اس گروہ کے باقی افراد کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت علیحدہ مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ لندن میں موجود ملزموں کے خلاف کارروائی کے لئے پاکستانی ہائی کمشنر سے امداد حاصل کی جائے گی۔

پولیس کے بیان کے مطابق یہ گروہ چار سال سے اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ اب تک یہ گروہ سینکڑوں کی تعداد میں جعلی پاسپورٹ جاری کر چکا ہے۔ ملزموں کا شکار بیشتر کشمیری مہاجر اور بھارتی سکھ ہوتے تھے۔ گروہ کے ہر فرد کے ذمے علیحدہ علیحدہ کام تھا اور اس کے کام کی اہمیت کے مطابق اسے معاوضہ ملتا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ ملزم ایک پاسپورٹ بنانے کے لئے چار سے پانچ ہزار روپے تک وصول کرتے اس رقم میں متعلقہ شخص کا لندن تک کرایہ بھی شامل ہوتا۔ ملزم اس رقم کو آپس میں تقسیم کرنے کے بعد اسے عیاشی میں ہی ضائع کر دیتے اور عموماً مال روڈ کے مشہور ہوٹلوں میں سارا دن چائے نوشی کرتے تاہم گروہ کے سرغنہ حاجی نذیر نے اسی طرح حاصل ہونے والی رقم سے جمع کرنے کے علاوہ خاصی جائداد بھی بنا لی تھی۔

نیٹو ممالک کی ایٹمی اسلحہ بندی

بون ۱۱ اپریل مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر نے اپنے ایوان زیریں میں بتایا کہ شمالی اوقیانوس کے معاہدہ (نیٹو) کی کانفرنس میں نیٹو ممالک کی ایٹمی اسلحہ بندی کے بارے میں فیصلے کئے جائیں گے۔ یہ کانفرنس مئی کے اوائل میں یونان کے صدر مقام ایتھنز میں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ امریکہ اور نیٹو کے ممبر دوسرے ممالک کے تعلقات کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر ایڈنائر نے توقع ظاہر کی کہ جون میں یورپی اقتصادی کمیونٹی کے چھ رکن ملکوں کے سربراہوں کے اجلاس میں یورپ کے سیاسی اتحاد کی جانب پہلا قدم اٹھایا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلے میں متحدہ کوششوں کی خاطر نتائج برآمد ہوں گے مسئلہ برلن کا ذکر کرتے ہوئے مغربی جرمنی کے سربراہ نے کہا کہ ان کی حکومت کی پوزیشن وہی ہے۔ جو پہلے تھی، البتہ اس مسئلہ پر سیاسی نوعیت کی بحث جرمنی کے تینوں اتحادی ہی کریں گے۔

سردار کیرون کے خلاف متحدہ محاذ

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاب سنگھ کیرون نے دورہ کا مجوزہ دورہ منسوخ کر دیا ہے کیونکہ مخالف پارٹیوں نے ان پر جو شدید الزامات عائد کئے ہیں ان کے ماتحت سردار کیرون کی پوزیشن متزلزل ہو گئی ہے صوبہ کی اپوزیشن پارٹیوں نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی قیادت میں سردار کیرون کے خلاف متحدہ محاذ بنا لیا ہے۔ ان کا واحد مقصد سردار کیرون کو صوبہ کی وزارت اعلیٰ سے الگ کرانا ہے۔

واضح رہے کہ محاذ نے بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت نہرو سے احتجاج کیا تھا کہ حالیہ انتخابات میں سردار کیرون کے انتخابی حلقہ میں دھاندلیاں کی گئی ہیں۔ صوبائی عوام بھی سردار کیرون کے مخالف ہیں، اپوزیشن پارٹیوں نے پورے صوبہ میں وزیر اعلیٰ کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی حاصل
کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"شام میں نئی سول حکومت جمعہ تک قائم کر دی جائے گی"

"پھر فوجی دستے اپنی بیرکوں میں چلے جائیں گے" (جنرل ظہیر الدین)

دمشق ۱۲ اپریل۔ شام کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالکریم ظہیر الدین نے اعلان کیا ہے کہ شام کی نئی عبوری حکومت جمعہ تک قائم کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ نئی حکومت میں کوئی فوجی شامل نہیں کیا جائے گا۔ جنرل ظہیر الدین نے یہ بھی اعلان کیا کہ نئی حکومت آزاد عرب ممالک کے ساتھ شام کے اتحاد کے سوال پر استصواب کرائے گی۔

انہوں نے مصر، عراق اور لبنان کو "آزاد عرب ممالک" قرار دیا۔ جنرل ظہیر الدین نے کہا کہ نئی شامی حکومت مثبت غیر جانبداری کی پالیسی پر چلتی رہے گی۔ اس سے پہلے شامی حکام یہ اعلان کر چکے تھے کہ فوجی کمان اعلیٰ کردار کے ماہروں کی حکومت قائم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ جنرل ظہیر الدین نے کل بیرونی نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت کے وجود میں آنے کے فوراً بعد شامی فوج کے دستے واپس بارکوں میں چلے جائیں گے۔ ایک اخباری نمائندے نے ان سے پوچھا کہ "نئی حکومت سیاستدانوں پر مشتمل ہوگی یا ماہروں پر؟" انہوں نے کہا کہ "نئی حکومت میں وہ تمام لوگ شامل کئے جائیں گے جو بہترین طریقہ سے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں" آج سے دس روز قبل حمص میں شامی فوج کے کمانڈروں کی جو بات چیت ہوئی تھی اس کی تفصیل کے متعلق ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ اس کے دو پہلو تھے۔ ایک فوجی اور دوسرا سیاسی۔ فوجی بات چیت کو راز میں رکھنا ضروری ہے۔ سیاسی امور پر جو بات چیت ہوئی اس میں عرب ممالک سے شام کا اتحاد اور استحکام اور جمہوری طرز زندگی بحال کرنے کے لئے ایک عبوری حکومت کی تشکیل کے سوال پر غور کیا گیا۔"

صدر ایوب سے سکھ یاتریوں کی ملاقات

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ جو سکھ یاتری اپنے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ کل ان کے ایک وفد نے راولپنڈی میں صدر ایوب سے ملاقات کی۔ وفد کے لیڈر مہنت ہربنس سنگھ نے جو بنوں کے رہنے والے ہیں صدر ایوب سے کہا کہ ہم جیسے بیشتر کے لئے پاکستان آنا ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے وطن واپس آئے ہوں۔ حکومتِ پاکستان نے سکھ زائرین کے لئے حمل و نقل رہائش اور کھانے پینے کی سہولتوں کے جو انتظامات کئے ہیں وفد نے ان پر حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ مہنت ہربنس سنگھ نے کہا کہ بعض یاتری پنجہ صاحب جانے کے خواہش مند ہیں لیکن ان کے پاس پنجہ صاحب کے ویزے نہیں۔ صدر نے ہدایت کی کہ یاتریوں کو ویزے دینے کے لئے فوری انتظام کیا جائے۔ صدر ایوب سے سکھ یاتریوں کی ملاقات جو کہ کوئی پہلے گمان مقرر نہیں تھا لیکن جب یاتریوں کا وفد ایوانِ صدر پہنچا تو صدر نے خود اُنہیں ملاقات کی اجازت دے دی۔ یہ سکھ بیساکھی کے میلے میں بھی شریک ہوں گے جو پنجہ صاحب میں جمعہ کے روز شروع ہوگا۔ اس مرتبہ دو ہزار سکھ یاتری پاکستان میں اپنے مقدس مقامات کے دورے پر آئے ہیں۔ یہ راولپنڈی، ننکانہ صاحب، ایمن آباد، سیالکوٹ، پشاور اور نوشہرہ بھی جائیں گے ساٹھ سکھ یاتری ایران سے بھی پاکستان آئے ہیں۔ اس مرتبہ حکومت پاکستان کو سکھ یاتریوں کی حمل و نقل اور رہائش اور دوسری ضرورتوں کے لئے زیادہ وسیع پیمانے پر انتظامات کرنے پڑے ہیں۔

میری اہلیہ مرحومہ

(بقیہ صفحہ ۴)

پردہ کی دیوار تھی۔ اس میں ایک شخص نوشہرہ کا اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا جو کاکول میگزین کا ٹھیکیدار تھا۔ صبح وہ باہر کے دروازہ کو مقفل کر کے کاکول چلا جاتا اور شام کو آ کر دروازہ کھولتا۔ عقیدۃً وہ ہمیں اتنا کافر سمجھتا تھا کہ جو شخص ہمیں دودھ دیتا تھا اس کا دودھ لینا اس نے صرف اس بنا پر بند کر دیا کہ وہ ہمیں دودھ دیتا ہے اس لئے وہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

ایک دن میری اہلیہ نے سنا کہ اس شخص کی بیوی کراہ رہی ہے۔ میری اہلیہ نے دیوار سے جھانکا تو دیکھا کہ اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ میری اہلیہ نے دایہ کو بلوا بھیجا جو قریب ہی رہتی تھی۔ دایہ کام کر کے واپس چلی گئی۔ بچہ تولد ہوا اسے نہلا دھلا کر کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ کھانا وغیرہ پکا کر زچہ کو کھلایا اور پھر شام سے پہلے دیوار پھاند کر واپس اپنے گھر آ گئیں۔ شام کو وہ شخص گھر آیا۔ زچہ کے تولد اور آرام و سکون کی حالت دیکھ کر دریافت کیا کہ کس نے امداد کی۔ اس عورت نے جواب دیا کہ سامنے مکان والی عورت نے "مدد کی ہے جن کو کافر سمجھتے ہیں۔" صبح ہوتے ہی اس شخص نے میرے مکان کے دروازہ پر دستک دی اور روتے ہوئے میرے پاؤں پر گر پڑا کہ ہمیں معاف کیا جاوے حقیقی مسلمان آپ ہی ہیں۔ کافر میں ہوں جس نے آپ کو کافر سمجھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت و ترقی درجات اور ہمارے صبر و سکون کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

• واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ شاہ ایران امریکہ کے ایک ہفتہ کے دورے پر یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈے پر صدر کینیڈی نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں کے درمیان یہی بات چیت اب آج سے شروع ہو رہی ہے۔

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

مٹی کھانے کی عادت

"بے بی ٹانک" BABY TONIC سے دور ہوتی ہے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

آئس مینوفیکچررز یا ہول سیل ڈیلروں سے ۱۹۶۲ء کے دوران روزانہ فراہمی کے لئے علیحدہ سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ برائے:۔

(ا) خاص موقعوں پر ایر کنڈیشنڈ کوچز کے بنکروں میں لدائی اور علاقہ لاہور میں مختلف مقامات پر فراہمی۔

۲۔ روزانہ ضروریات کی تفصیل، مقامات فراہمی کی شرائط و کوائف ٹینڈر فارم میں درج ہیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ الیکٹریکل پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے ۵/- روپے (ناقابل واپسی) فی فارم کی ادائیگی پر جمع ۲/- روپے اگر بذریعہ رجسٹری ڈاک طلب کئے جائیں۔ ۲۵ اپریل ۶۲ء کو دس بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔

۳۔ زر بیعانہ ۵۰۰/- روپے (پانچ سو روپے) لاہور ایریا کے لئے مطلوب ہے جو ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۲۵ اپریل ۶۲ء کو صبح دس بجے تک جمع کرا دیا جائے۔ اس کی حاصل کردہ ڈیپازٹ رسید کو ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے پکی رسید میں تبدیل کرا لیا جائے۔ اور اس کو ٹینڈر کے ہمراہ شامل کر کے ٹینڈر ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے ٹینڈر بکس میں ۲۵ اپریل ۶۲ء کو بارہ بجے سے پیشتر ڈال دئے جائیں جو اسی روز بارہ بجے حاضر آمدہ ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴۔ ریلوے انتظامیہ کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کرنے یا کسی ٹینڈر کو جزوی طور پر قبول کرنے کا حق رکھتی ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

(الیکٹریکل) پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد دلنسوال (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس انیس 19 روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ